روزنامہ
ٹیلی فون نمبر: 213029
C.P.L 29
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ہفتہ 20 اگست 2005ء 14 رجب 1426 ہجری 20 ظہور 1384 ہش جلد 14 نمبر 126

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں۔ تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی یہی جڑھ ہے۔ یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے۔ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو۔ اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُس حالت میں اِس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اُس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں۔ اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنے چہرہ چھپا لیا ہے۔ کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے اور اس کی قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔

(کشتی نوح ۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 11)

اپنے رب کا عارف

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا لوگوں میں سے کون سب سے زیادہ اپنے رب کی معرفت رکھتا ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا۔ جو اپنے نفس کی سب سے زیادہ معرفت رکھتا ہے۔

(کشف الخفاء۔ اسماعیل بن محمد العجلونی حدیث نمبر 2532 موسسة الرسالہ ۔ بیروت 1405ھ۔ طبع چہارم)

مریم شادی فنڈ

حضرت امام جماعت رابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہیئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

ربوہ کی مضافاتی کالونیاں

☆ ربوہ کے مضافات میں جو کالونیاں بنائی گئی ہیں۔ وہ زرعی اراضی پر ہیں۔ اور عام طور پر مشترکہ کھاتہ جات میں ہیں۔ اس لئے بعد از خرید پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جو احباب ان کالونیز میں پلاٹ خریدنا چاہیں وہ سیکرٹری صاحب مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے مشورہ اور راہنمائی حاصل کرلیا کریں۔ تا کہ بعد میں ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رہیں۔ اگر مشورہ نہ کیا گیا اور خرید و فروخت کی گئی تو تنازعہ کا خدشہ ہے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

یتامیٰ کی خبر گیری سے قوم میں قربانی کا جذبہ بڑھتا ہے

حضرت امام جماعت ثانی فرماتے ہیں۔

بدیوں اور گناہوں میں سے ایک اہم بدی یتیم کو دھتکارنے کی ہے اور اس کا انتخاب اس لئے کیا گیا ہے کہ یہ فعل گناہ ہی نہیں بلکہ اس میں دنایت بھی پائی جاتی ہے اور اس فعل کا مرتکب انسانیت سے بہت ہی گرا ہوا شخص معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ گناہ قومی گناہ ہے اس سے قومی شیرازہ بکھرتا ہے اور آئندہ نسل کے اخلاق اور موجودہ نسل کی قربانیوں پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس گناہ کو بطور معین نتیجہ کے بیان نہیں کیا بلکہ بطور مثال بیان کیا ہے۔ دین کے انکار کے کئی نتیجے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک نتیجہ یہاں بطور مثال کے لیا گیا ہے اور پھر اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جیسا کہ اوپر بطور اشارہ لکھا جاچکا ہے۔ یتیم کی طرف توجہ نہ کرنا قوم کو تنزل کی طرف لے جاتا ہے۔ قوم افراد کے ایثار اور قربانی سے بنتی ہے اور افراد کے پیچھے رہنے والی چیز اولاد ہوتی ہے۔ انسان قوم کی خاطر مرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ میری اولاد پیچھے رہ جائے گی ان کی کوئی پرورش نہیں کرے گا اور وہ یونہی ضائع ہو جائے گی تو وہ قربانی کرنے سے رک جاتا ہے۔ اگر صرف اس کی جان کا سوال ہوتا تو وہ پرواہ بھی نہ کرتا مگر چونکہ اولاد کا سوال اس کے سامنے آ جاتا ہے ہو اور وہ سوچتا ہے کہ اس کی پرورش کون کرے گا تو وہ قربانی سے رک جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جان کی قربانی کے موقعہ پر اکثر جوان ہی آگے آتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ نوجوان زیادہ عقلمند ہوتے ہیں بلکہ صرف اس لئے کہ وہ یا تو شادی شدہ نہیں ہوتے اور اگر شادی شدہ بھی ہوتے ہیں تو ان کی اولاد نہیں ہوتی۔ اس لئے انہیں اپنی موت کے بعد کسی کا فکر نہیں ہوتا۔ اور کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو انہیں قربانی سے روکنے والی ہو۔ لیکن بڑی عمر والوں کے بیوی اور بچے ہوتے ہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ مارے گئے تو ان کی بیویاں بیوہ رہ جائیں گی اولاد یتیم ہو جائے گی، کوئی ان سے حسن سلوک نہیں کرے گا اور وہ یونہی ضائع ہو جائے گی۔ یہ خیال جب ان کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے تو وہ قربانی کرنے سے رک جاتے ہیں۔ پس اگر یتیم کی طرف توجہ کی جائے تو اس سے قوم کے اندر ایثار کا مادہ بڑھ جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی قوم کی قربانی کا معیار اس کے یتامیٰ کی خبر گیری کے مطابق ہوتا ہے۔ جتنا یتامیٰ کا خیال کسی قوم میں ہو گا اتنا ہی زیادہ ایثار کا مادہ اس کے افراد میں پایا جائے گا۔

یتامیٰ کی خبر گیری مذہبی طور پر ہی نہیں کی جاتی دنیوی طور پر بھی کی جاتی ہے۔ یورپ میں یتامیٰ کی بڑی خبر گیری کی جاتی ہے۔ بعض لوگ اپنی جانیں قربان کر کے یتامیٰ کی خبر گیری کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے یتیم خانے کھولتے ہیں اور اپنے روپے سے اور بعض دفعہ چندہ اکٹھا کر کے بھی یتامیٰ کی پرورش کرتے ہیں مگر ہمارے ملک میں یتیم خانے روٹی کمانے کے لئے کھولے جاتے ہیں اور بچوں کو بھیک مانگنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

درحقیقت کسی قوم کا معیار قربانی اس وقت تک نہیں بڑھ سکتا جب تک اس میں یتامیٰ کی خبر گیری کا انتظام نہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس ضرورت کا یہاں خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص دین کا منکر ہے یعنی دین کے کسی معنے کا بھی منکر ہے وہ فردی اور قومی نیکیوں سے محروم ہو جاتا ہے جن میں سے ایک یتامیٰ کی خبر گیری اور دوسری مساکین کی امداد ہے۔ (تفسیر کبیر جلد10ص 219)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب شادی

مکرم ماسٹر عبدالرشید احمد صاحب دھرکنہ ضلع چکوال تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم ملک طیب احمد صاحب زاہد اعوان کارکن وقف جدید ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم ملک منور احمد صاحب عارف جہلمی کلر کہار ضلع چکوال مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 10 جولائی 2005ء کو مکرم عزیز احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اعلان نکاح کے بعد مکرم حاجی ملک عبدالعزیز صاحب امیر ضلع چکوال نے دعا کرائی۔ مکرم طیب احمد صاحب زاہد مکرم ملک احمد دین صاحب مرحوم کے پوتے ہیں جبکہ مکرمہ فوزیہ بشریٰ صاحبہ مکرم ملک احمد دین صاحب کی نواسی اور مکرم میاں سلطان بخش صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

تقریب شادی

مکرم ریاض صدیق صاحب محمود آباد کراچی تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم محمود احمد صاحب کی شادی مکرمہ فائزہ صاحبہ بنت مکرم عزیز اللہ صاحب بنگوی لندن کے ہمراہ مورخہ 3 جولائی 2005ء کو ناصر ہال، بیت الفتوح مورڈن لندن میں منعقد ہوئی۔ ولیمہ کی تقریب مورخہ 5 جولائی 2005ء کو بمقام Mitcham Parish Centre لندن منعقد ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جماعت اور دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

محترم قریشی محمد صادق صاحب فیصل ٹاؤن لاہور بعمر 96 سال مورخہ 12۔اگست 2005ء کو وفات پاگئے۔ 13۔اگست کو جنازہ مکرم طاہر محمود خان صاحب مربی سلسلہ نے فیصل ٹاؤن لاہور میں پڑھایا۔ اگلے روز بعد ظہر بیت مبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ بطور صدر حلقہ محمد نگر لاہور خدمت کا موقع ملا آپ 1/3 کے موصی تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

ولادت

مکرم محمد انور قریشی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم محمد احسن صاحب و مکرمہ نادیہ کنول صاحبہ ٹورانٹو کینیڈا کو مورخہ 10/اگست 2005ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت امام جماعت خامس نے حسان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم قریشی محمد اکمل صاحب افضل برادرز گولبازار ربوہ کی نسل سے ہے اور مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب ٹورانٹو کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے بچے کی صحت و عمر اور نیک ہونے کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم نذیر احمد خادم صاحب قائم مقام امیر ضلع بہاولنگر تحریر کرتے ہیں میرے بیٹے مکرم ظہیر احمد طاہر جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیسرے بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام امام جماعت خامس نے ازراہ شفقت دانیال احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو میں شامل ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صاحب عمر، صالح اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

درخواست دعا

مکرم علیم الدین صاحب ولد مکرم چراغ دین صاحب دارالعلوم شرقی برکت ربوہ مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ میری خوشدامن محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ دارالبرکات ربوہ کچھ عرصہ سے شدید علیل ہیں۔ دوران خون پوری طرح جسم میں گردش نہیں کر رہا جس کی وجہ سے جسم کا دایاں حصہ متاثر ہے اور زبان بھی صحیح طور پر کام نہیں کر رہی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

مکرم محمد خاں صاحب بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں کہ میرے پوتے فرحان احمد خاں ولد مکرم راشد محمود صاحب کی ٹانگ کھیلتے ہوئے دو جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے مکمل صحت یاب کرے اور ہر پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

آنحضرت ﷺ کی تواضع اور انکساری

آپؐ نے حقیقی معنوں میں مساوات کے عملی نمونہ کو دنیا میں قائم کردیا

مکرم احمد خان صاحب

تواضع کے معنے اللہ تعالیٰ کی عظمت کے احساس سے اس کے غریب سے غریب بندوں سے بھی اچھے اخلاق سے پیش آنا اور خاکساری اور منکسر المزاجی کی عادت کو اختیار کرنا ہے۔ انکساری سے انسان کے اندر، نرمی، حلیمی، رفق اور بردباری پیدا ہوتی ہے جبکہ کبر سے سنگدلی، سخت گیری اور درشتی پیدا ہوتی ہے اور ایسا شخص اہل دنیا کے نزدیک بھی قابل مذمت خیال کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور بھی مقہور ہوتا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے اندر ایک ذرے کے برابر بھی کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (ترمذی)

حضرت بانی سلسلہ نے ایک متقی کے لئے تواضع کو لازمی شرط قرار دیا ہے اور کبر اور غرور کو ترک کردینے کا نام تقویٰ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

مجھے اپنی غربت پر فخر ہے

آنحضرت ﷺ نے حقیقی معنوں میں مساوات کے عملی نمونہ کو دنیا میں قائم کردیا۔ جس وقت آپؐ آئے اس وقت انسان نے رشتہ خلقت کی وحدت کو بھلا کر رنگ ونسل کی تفریقات پر انسانی رشتے قائم کر لئے تھے اور ہر صاحب ثروت اور طاقتور غریب اور مفلوک الحال انسانوں کے لئے گویا کہ خدا بنا ہوا تھا۔ اس وقت فاران کی چوٹیوں سے وہ وجود باجود جلوہ افروز ہوا جس نے انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا اور خاک مذلت سے اٹھا کر اوج ثریا تک پہنچا دیا۔ وہ ایک عظیم انسان کہ جس کی خاطر خالق کائنات نے ساری کائنات بنائی۔ اپنے سر پر غربت دنیوی کا تاج سجاتا نظر آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کسی کو تحقیر اور استخفاف کی نظر سے نہ دیکھتے تھے بلکہ ہر وقت اس پیارے وجود کے چہرے پر ایک تبسم سا رہتا تھا۔ آپؐ اس ابر کرم کی طرح تھے جو صرف پھولوں پر نہیں بلکہ کانٹوں پر بھی برستا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے وہ غریب صحابہ جو فاقہ مستی میں مست ہر وقت پروانوں کی طرح آپ کے گرد جمع رہتے تھے، آپؐ کی شفقت اور محبت کا محور تھے۔ آپؐ اکثر ایسے صحابہؓ کی دلداری فرمایا کرتے تھے اور ان کا حوصلہ بڑھاتے تھے۔ چنانچہ ایسے شکستہ حالوں کے بارے میں یہ فرماتے نظر آتے ہیں کہ بہت سے خاک آلودہ اور بکھرے بالوں والے لوگوں کی نظر میں حقیر ہوتے ہیں کہ جس گھر میں بھی جائیں وہاں دروازوں سے ہی انہیں دھکے دے کر نکال دیا جاتا ہے۔ مگر وہ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کسی بات پر خدا کی قسم کھالیں تو خدا تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔''

(صحیح مسلم کتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها)

دنیا دار لوگ جب آپس میں ملتے ہیں تو پہلے اپنی دولت کا تعارف کراتے ہیں اور پھر اپنا تعارف کراتے ہیں مگر قربان جائیے اس دو جہانوں کے سردار پر کہ جس نے اگر ساری زندگی میں کسی بات پر فخر کا اظہار فرمایا تو وہ آپ کی غربت تھی کہ جس کے پیارے منہ سے ''الفقر فخری'' (یعنی مجھے اپنی غربت پر فخر ہے) کی عجیب سی صدائیں ماحول کی رنگینیوں کو دوبالا کر رہی ہیں۔ ایک دفعہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ کے خداداد رعب کی وجہ سے تھر تھر کانپنے لگا۔ اس پر شفقت کے پیکر اعظم یہ فرماتے نظر آتے ہیں کہ ''ڈرو نہیں میں کوئی بادشاہ نہیں بلکہ میں تو صرف اسی قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت (پکا کر) کھاتی تھی۔'' (الشفاء للقاضی ابی الفضل عیاض الجزء الاول ص 133 مطبوعه بیروت)

یہ دنیا داروں کا اصول ہے کہ اگر کوئی گمنامی کے گوشے سے نکل کر اوج شہرت پر پہنچ جائے تو اپنی پچھلی کمزوری کی حالت کی باتیں نہیں بتاتا، پچھلے حالات ظاہر نہیں کرتا مگر انکساری کے پیکر اعظم کمال عروج کے وقت یہ فرماتے نظر آتے ہیں کہ ہاں ہاں ایک وقت مجھ پر ایسا تھا کہ چند سکوں کے عوض اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

(بخاری کتاب الاجارة باب رعی الغنم علی قراریط)

انکساری کے عدیم المثال نمونے

دنیا داروں کا اصول ہے کہ جب انہیں غلبہ حاصل ہوتا ہے تو وہ انسان کو انسان نہیں سمجھتے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جن لوگوں کو اپنے دشمنوں پر جب غلبہ حاصل ہوا تو انہوں نے خون کی ندیاں بہائیں اور کھوپڑیوں کے مینار تعمیر کئے مگر قربان جائیے اس فاتح عالم پر کہ جب مکہ فتح ہوتا ہے تو ظالم مکہ والوں کے سامنے کہ جنہوں نے آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ پر خوفناک مظالم ڈھائے تھے یہ حالت ہے کہ اونٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں اور انکساری کا یہ عالم ہے کہ سر جھکا ہوا ہے اور مبارک داڑھی کے بال سواری کے پالان کو چھو رہے ہیں۔''

(سیرت ابن ہشام)

اسی طرح جب کسی بادشاہ کی مجلس میں یا کسی بڑے آدمی کی مجلس میں کوئی شخص بدتمیزی کرے یا اونچی آواز میں بولے تو اسے عبرت ناک سزا دی جاتی ہے تاریخ میں کثرت سے اس کی مثالیں ملتی ہیں مگر آنحضرت ﷺ کی مثال اس سے مختلف ہے چنانچہ کئی دفعہ آنحضرت ﷺ کے دربار میں بدو قسم کے لوگ آئے اور صحابہؓ کے سامنے آپؐ سے گستاخی سے پیش آئے مگر آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سارے عرب کی بادشاہت بھی آپؐ کے دل میں کسی قسم کا غرور اور نخوت پیدا نہ کر سکی اور اسی بات سے ہی آپ کی صداقت ثابت ہوتی ہے کہ آپؐ خدا کے سچے نبی ہیں چنانچہ ایک بدو آپؐ کے پاس آیا اور آپ سے مال طلب کیا آپؐ نے اسے مال دیا پھر پوچھا ٹھیک ہے اس پر بدو نے بڑی گستاخی سے کہا نہیں تو نے بالکل ٹھیک نہیں کیا۔ اس دریدہ دہنی پر صحابہ کرامؓ کو سخت غصہ آیا اور وہ اسے مارنے کے لئے دوڑے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو روک دیا اور پھر اسے لے کر گھر چلے گئے اور اسے اور مال دیا پھر پوچھا کیا کافی ہے تو اس پر راضی ہے تو اس نے جواب دیا کہ ہاں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا دے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ جو تو نے کہا ہے اس سے میرے صحابہ کو تکلیف پہنچی ہے پس اگر تو پسند کرے تو ان کے سامنے بھی وہی کہہ دے جو تو نے میرے سامنے کہا ہے تاکہ ان کے دلوں سے یہ بات جاتی رہے۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ بدو اسی دن شام کو یا اگلے دن آیا اور آپؐ کو دعائیں دیں اس پر آنحضرت ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میری اور اس آدمی کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کی اونٹنی اس سے چھوٹ جائے اور لوگ اسے پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگیں مگر وہ کامیاب نہ ہوں اور اونٹنی مزید غصہ میں آجائے پھر اونٹنی کا مالک یہ کہے کہ میری اونٹنی چھوڑ دو وہ مجھ سے مانوس ہے اور وہ اسے پکڑ لے بالکل اسی طرح اگر میں تم پر اس آدمی کا معاملہ چھوڑ دیتا تو تم اسے قتل کر دیتے اور وہ دوزخ میں چلا جاتا۔

(الشفاء للقاضی ابی الفضل عیاضؒ الجزء الاول ص 124,123 مطبوعه بیروت لبنان)

محبت سب کے لئے

آنحضرت ﷺ غریبوں کی عزت نفس کا خیال رکھتے تھے اور چھوٹا بڑا جب آپ کو پکارتا تو ''لبیک'' کہہ کر جواب دیتے تھے۔ آپ چھوٹوں کے لئے سراپا شفقت تھے۔ کمزوروں کی تحقیر ہرگز برداشت نہ کرتے تھے۔ شمائل الترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی کسی نوکر اور کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ ایک دفعہ آپؐ سے ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ میں اپنے خادم پر دن میں کتنی مرتبہ عفو کروں تو آپؐ نے فرمایا ستر مرتبہ۔ (ترمذی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک حواس باختہ (بوڑھی) عورت آپؐ کے پاس آئی اور کہا کہ مجھے آپؐ سے ایک کام ہے تو آنحضرت نے فرمایا اے فلاں کی ماں تو مدینہ کی جس گلی میں بھی چاہے بیٹھ جائے میں وہاں پر جا کر تیری ضرورت کو پورا کردوں گا۔ پھر آنحضرتؐ نے اس عورت کی حاجت کو پورا کر دیا۔

(الشفاء للقاضی ابی الفضل عیاض ص 131)

اسی طرح حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سال آنحضرت ﷺ کی خدمت کی اور آنحضرت ﷺ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ مجلس میں کسی آدمی کی اگر خامی نوٹ کرتے تو اسے نام لے کر بیان نہ کرتے تھے۔ صحابہ کرامؓ آپ کے چہرے سے آپ کی پسند اور ناپسند کا اندازہ لگا لیا کرتے تھے۔ آپؐ اپنے صحابہؓ کے ساتھ مجلس میں گھل مل کر بیٹھتے تھے جس بات پر وہ ہنستے آپ بھی خوشی کا اظہار فرماتے اور جس بات پر وہ تعجب کا اظہار کرتے آپؐ بھی ایسا ہی کرتے۔ آپ بازاروں میں بہت اونچی آواز میں بات نہ کرتے تھے۔ اسی طرح آپؐ جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اس کا ہاتھ اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک وہ نہ چھوڑتا۔ مجلس میں آنحضرت ﷺ کسی امتیازی جگہ کو تکلف کے ساتھ ڈھونڈ کر نہ بیٹھتے تھے بلکہ جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے ہجرت مدینہ کے موقعہ پر بنی عمرو بن عوف کے محلّہ پہنچے تو حضرت ابو بکرؓ لوگوں کے لئے کھڑے ہو گئے اور آنحضرت ﷺ خاموشی سے بیٹھ گئے۔ وہ انصار جنہوں نے آنحضرت کو دیکھا ہوا نہیں تھا وہ حضرت ابو بکرؓ کو ہی رسول کریم ﷺ سمجھ کر ان کے پاس آتے رہے۔ جب آنحضرت ﷺ کو گرمی لگی تو حضرت ابو بکرؓ نے اپنی چادر کے ساتھ آپؐ پر سایہ کر دیا تو اس وقت ان کو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کون ہیں۔

(سیرت ابن ہشام ص 255 مطبوعہ بیروت لبنان)

مساوات کا عالمگیر درس

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے احمر واسود کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ اس لئے آپؐ دنیا کو سب سے پہلے مساوات کا درس دیتے نظر آتے ہیں۔ آپؐ نے یہ فرما کر کہ ایک مومن اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے چاہتا ہے ایک ایسا آفاقی نظام دنیا کو روشناس کرایا کہ جس کے بعد احتسابی نظام کی ضرورت نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے۔ آپؐ نے رنگ ونسل، امیر وغریب، آقا وغلام کا امتیاز اپنے عمل

(باقی صفحہ 6 پر)

ایک صاحب طرز ادیب اور شاعر

پروفیسر ڈاکٹر سید اختر اورینوی۔شخصیت اور خدمات

مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب

پروفیسر ڈاکٹر سید اختر اورینوی اردو ادب کا ایک بڑا نام ہے۔اختر اورینوی ایک صاحب طرز ادیب، افسانہ نگار، ڈرامہ نگار، ناول نگار،تنقید نگار اور شاعر تھے۔افسانہ نگاری میں تو کرشن چندر،سعادت حسن منٹو اور بیدی کی صف میں اختر اورینوی کا نام لیا جاتا ہے۔اور تنقید نگاری میں کلیم الدین احمد۔آل احمد سرور۔احتشام حسین کے ناموں کی فہرست میں اختر اورینوی کا نام شمار ہوتا ہے۔

اختر اورینوی صاحب کا مذہب سے عشق ایک وارفتگی لئے ہوئے تھا۔گویا اختر کی شخصیت کا ایک پہلو مذہب کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل اپنے اندر لئے ہوئے تھا۔اس طرح اختر اورینوی مذہب اور ادب کا حسین امتزاج تھے۔مذہب اور ادب کے اس سنگم نے اختر کی شخصیت میں نکھار پیدا کر دیا تھا۔جو اس کو اپنے ہم عصر ادیبوں سے ممتاز کرتا ہے۔آپ 19 ؍اگست 1912ء کو قصبہ کاکو ضلع گیا صوبہ بہار ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ابتدائی درس والدہ ماجدہ سے حاصل کیا۔اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم اپنے والد بزرگوار حضرت سید وزارت حسین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ سے حاصل کی۔آپ لکھتے ہیں۔

میرے چچا سید ارادت حسین مرحوم اور والد سید وزارت حسین صاحب ابتدا سے مذہبی میلان رکھتے تھے۔وہ آریوں اور عیسائیوں کے مباحثوں کے قصے سناتے اور ہمیں کلام پاک پڑھاتے تھے۔روزانہ صبح کی نماز کے بعد درس ہوتا۔والد صاحب کو ادبی ذوق بالکل نہیں تھا۔لیکن انہوں نے ایک کتاب ''مرآۃ الجہاد'' لکھی تھی۔چچا کو ادبی ذوق بھی بہت تھا۔

حضرت مولانا حکیم خلیل احمد مونگھیری رفیق حضرت بانی سلسلہ سے بھی زانوئے تلمذ طے ہونے کا موقع ملا۔1926ء میں میٹرک میں وظیفہ حاصل کیا۔1934ء میں B.A آنرز انگریزی کے امتحان میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔1936ء میں ایم اے اردو فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن کے ساتھ پاس کیا۔1938ء میں پٹنہ کالج میں ہی اردو کے لیکچرار ہوئے 1965ء میں پٹنہ یونیورسٹی سے ایک پُرمغز مقالہ بہار میں اردو کا ارتقاء لکھ کر ڈی لٹ کی ڈگری حاصل کی۔1952ء سے تاوفات 1975ء پٹنہ یونیورسٹی کے صدر شعبہ اردو رہے۔

آپ ایک واقف زندگی تھے آپ نے وقف کے عہد کو ہمیشہ مدنظر رکھا۔جس کی تفصیل آپ نے ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

میں آٹھ سال کا تھا۔تو مجھے ٹائیفائیڈ کا حملہ ہوا۔حالت زار ہوگئی۔چالیس دن سرسامی کی کیفیت رہی۔والد صاحب اور والدہ صاحبہ اکثر و بیشتر سجدے میں جھکے ہوتے تھے۔والد صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے مجھے اس وقت وقف فی الدین کر دیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں سنیں اور میں اچھا ہوگیا۔عجیب بات ہے کہ مجھ پر بار بار مہلک بیماریوں کا حملہ ہوا۔میری بیماری کے بعد ایک علاج نکلا میں اچھا ہوا۔یہ سب لڑکپن کے دور کی بات تھی۔جب میں بڑا ہونے لگا۔تو والد صاحب نے مجھے وقف کے عہد کی اطلاع دی اور میں اس پر رضامند ہوگیا۔اس لئے میڈیکل کالج میں پڑھنا شروع کیا کہ نوکری نہیں کروں گا۔خدمت دین کروں گا۔لیکن وہاں مجھ پر سل کا حملہ ہوا۔برسوں بیمار رہا۔تعلیم منقطع ہوگئی۔پھر بی اے اور ایم اے کیا۔اس دوران میں بھی بیمار ہوتا رہا۔وجع المفاصل کا سخت حملہ ہوا۔اور دل پر ضرب پڑی۔ایک منزل ایسی آئی کہ میں نے اپنے آپ کو دوراہے پر پایا۔نوکری کروں یا خدمت دین۔میں نے اپنے دل کو ٹٹولا اور یہ طے کرلیا کہ وقف کے عہد کو نہیں توڑوں گا۔

میں نے ساری باتیں حضرت امام جماعت ثانی کو لکھ کر بھیج دیں۔اپنی کیفیت بھی لکھی۔والد صاحب کے عہد اور اپنی منظوری کا تذکرہ بھی کیا۔اور میں نے یہ طے کرلیا تھا کہ جو امام کا حکم ہوگا وہی کروں گا۔

حضرت صاحب کا جواب آیا۔آپ کے حالات کے پیش نظر آپ کو ملازمت کی اجازت دی جاتی ہے۔آپ کیلئے یہی وقف شمار ہوگا۔آپ جہاں بھی ہوں زبان وقلم اور دوسرے اعمال کے ذریعہ خدمت دین کرتے رہیں۔

یہ 1937ء کی بات ہے پھر ایک موقع پر افریقہ میں عیسائیت کے مقابلے میں دعوت الی اللہ کا ایک سخت مرحلہ آیا۔اور حضرت صاحب نے نوجوانوں کو وقف زندگی کی تحریک کی غالباً 1942-1941ء کی بات ہے میں نے پھر اپنے دل کو ٹٹولا اور حضرت صاحب کو لکھا کہ حضور میں تو وقف شدہ ہی ہوں۔مجھے تو صرف نوکری کی رخصت ملی تھی۔اب میں کالج میں لیکچرار کا کام کرتا ہوں حضور نے جواب دیا کہ آپ جہاں ہیں وہیں رہیں۔آپ کو اللہ تعالیٰ نے دلوں کے دروازے پر کھڑا کیا ہے۔خدمت دین میں لگے رہیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ میں غفلتوں میں مبتلا رہا ہوں۔لیکن کبھی کبھی خدا تعالیٰ نے مجھ سے کام لیا ہے۔میں نے اپنے ہندو دوستوں اور اساتذہ کو دین کی دعوت دی ہے۔اس طرح میں نے گاندھی جی۔پنڈت نہرو۔راج گوپال اچاریہ۔جے پرکاش نرائن۔سری کرشن سہنا وزیر اعلیٰ صوبہ بہار۔جسٹس بھونیشور پرشاد کو دعوت الی اللہ کی ہے۔

اختر صاحب کمزور صحت کے مالک تھے بیماریاں بار بار ان پر حملہ آور ہوتی رہیں۔1918ء میں ٹائیفائیڈ نے گھیرے رکھا پھر 1920ء میں ناسور ہوا۔1922ء میں کالا زار، 1925ء میں وجع المفاصل، 1931ء میں سل،1934ء میں سل نے دوبارہ یاد کرلیا۔1937ء میں وجع المفاصل نے پھر تعلقات قائم کر لئے۔1933ء میں شادی ہوئی اور شکیلہ جیسی ادیب اور ہردلعزیز بیوی میسر آئی جس نے اختر کی راحت کو ہی اپنی راحت سمجھا مگر صحن آرزو میں کوئی پھول نہ کھل سکا۔مگر خدا کا یہ بندہ عمر بھر بیماریوں سے نبرد آزما رہا اور ان کو قدم قدم پر شکست سے دوچار کر کے اپنی منزل کی کامیابیوں اور کامرانیوں کے ساتھ گامزن رہا۔اس کمزور صحت کے ساتھ اس نے اردو ادب کے لئے اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا۔درس وتدریس کے ساتھ ساتھ اس نے اردو ادب کی صف میں اپنے نقوش ثبت کئے۔اپنے ادبی سفر پر رواں دواں رہا اور اپنی ادبی صلاحیتوں کا لوہا اپنوں اور غیروں سے منوایا۔

تصنیفات

ڈرامہ:

شہنشاہ حبشہ

افسانے:

منظر وپس منظر،کلیاں کانٹے ،انارکلی اور بھول بھلیاں۔سیمنٹ اور ڈائنامیٹ، کیچلیاں اور بال جبریل،سپنوں کے دیس میں۔

ناول:

حسرت تعمیر۔کارواں

تنقیدی:

قدو نظر۔تحقیق وتنقید جدید،کسوٹی،مطالعہ اقبال۔مطالعہ نظیر۔سراج ومنہاج

تحقیقی تصنیف:

بہار میں اردو ادب کا ارتقاء 1958ء تک

شعری مجموعہ:

انجمن آرزو،ایک اور زیر طبع ہے۔

اداریے:

''معاصر'' پٹنہ 1940ء تا 1947ء تک اداریئے مستقل طور پر لکھتے رہے۔

تقاریر:

کئی ریڈیائی ڈرامے۔ریڈیائی تقاریر۔ادبی سماجی مذہبی موضوعات پر سینکڑوں تقریریں ملک بھر میں کی ہیں۔

اس کے علاوہ مذہبی موضوعات پر کئی مضامین الفضل قادیان اور بدر قادیان میں شائع ہوئے۔کلام پاک کی کئی سورتوں کی تفسیریں بھی لکھی ہیں۔جلسہ سالانہ قادیان پر صدارت اور تقاریر کا موقع ملتا رہا۔

1930ء میں جب برصغیر پاک وہند میں ترقی پسند مصنفین کی تحریک کا آغاز ہوا۔تو اختر اس میں شامل ہوگئے تھے۔وہ کمیونزم سے شدید متاثر تھے 1942ء میں قادیان تشریف لے گئے اور ایک ماہ تک قیام کر کے حضرت امام جماعت ثانی کی خدمت میں اپنے سوالات پیش کر کے جوابات پاتے رہے۔جس سے ان کی تسلی ہوگئی جس کا انہوں نے اپنی تحریروں میں اظہار بھی کیا۔جس کے بعد ترقی پسند مصنفین سے اختر صاحب کا اختلاف ہوگیا۔کیونکہ ترقی پسند تو اس کمیونزم کے حامی تھے۔یوں اختر ترقی پسند مصنفین کے حلقہ سے نکل کر بالآخر ان کے ناقد بن گئے۔اس سلسلہ میں اختر صاحب نے بتایا۔

1935ء کے قریب میں ادب کی ترقی پسند تحریک سے بھی متاثر ہوا۔اور ان دنوں مجھ پر اشتمالیت کا بھی حملہ رہا۔کچھ تو مطالعہ اور کچھ دوستوں کی صحبت، یہ حملہ اچھا خاصا حملہ تھا۔لیکن میری زندگی میں کبھی ایک لمحہ بھی ایسا نہیں آیا۔جب میں نے اشتمالیت کو ایک مکمل انسانی نظام سمجھا ہو۔ہاں ان دنوں اشتمالیت کے اقتصادی نظام کو اعلیٰ ترین نظام سمجھتا تھا۔

آپ حضرت امام جماعت ثانی کی دلآویز شخصیت سے بہت متاثر تھے۔جس کا آپ مختلف تقاریر اور انٹرویوز میں اظہار کرتے رہتے تھے۔اور اس بات کا آپ نے اردو ادب کے ممتاز ادیبوں کے سامنے اظہار کیا مثلاً پاکستان کے نامور ادیب جناب محمد طفیل صاحب ایڈیٹر نقوش نے ماہنامہ نقوش کی آپ بیتی نمبر میں جناب اختر اورینوی پر ایک تفصیلی مضمون جو ان کی علمی ادبی اور ماحول اور پرورش وغیرہ موضوعات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔''اختر صاحب'' کے عنوان سے لکھا ہے۔جناب محمد طفیل صاحب لکھتے ہیں۔

یہ حضرت امام جماعت ثانی کی متاثر کن شخصیت کی سحرانگیزی ہی تھی کہ آپ نے حضرت امام جماعت ثانی کی سیرت پر بہت خوبصورت کتاب تصنیف فرمائی تھی۔جس کا ایک حصہ مجلّہ جامعہ احمدیہ کے امام جماعت ثانی نمبر میں شائع ہوا تھا۔جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔بقیہ حصہ تلاش بسیار کے باوجود نہیں مل سکا۔

اختر کی مذہبیت کے بارے میں ان کے ایک ہم جماعت اور کولیگ جناب پروفیسر سید حسن صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔

اختر کے مزاج کا رجحان ان کے متعدد تصانیف میں صاف جھلکتا ہے۔اُستاذی محترم الحاج

قبلہ پروفیسر عبدالمنان بیدل آعظیم آبادی کی فرمائش پر نصاب میں شامل کرنے کے لیے اختر نے اقبالؔ اور اس کی شاعری پر ایک کتابچہ ''اقبال'' لکھا۔

شہنشاہ حبشہ کو اختر نے 'خدا' کے نام معنون کیا ہے۔ اختر کی اسی مذہبیت نے ان کو ترقی پسند حلقوں میں داخل ہونے نہ دیا۔ ''آخری کنی'' کام۔ ''جینے کا سہارا''۔'بیل گاڑی'۔ یہ دنیا۔ آب۔ 'گندے انڈے'۔'فٹ پاتھ'اور'وہ واقعہ' (جس میں انہوں نے اشتراکی عقیدے کی بڑی خوبی کے ساتھ وضاحت کی ہے) ایسے افسانوں کے باوجود ان کو ترقی پسند مصنفین کے زمرے سے خارج کردیا گیا۔

انجمن ترقی پسند مصنفین کا ان کے ساتھ جورویہ رہا وہ قابل ذکر ہے۔ اختر اپنی سرکاری ملازمت کے باعث اس انجمن کے کبھی باضابطہ ممبر نہ رہے۔حالانکہ ان کو صوبہ بہار کی اردو شاخ کی صدارت کی پیشکش بھی کی گئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ترقی پسندی اور اشتراکیت ہم معنی الفاظ نہیں سمجھے جاتے تھے۔اس وقت ہر سیاسی نقطہ فکر کے ترقی پسند مصنفین ایک ہی پلیٹ فارم پر مجتمع تھے۔ان دنوں اختر نے کئی ترقی پسند افسانے اور ڈرامے لکھے جن میں انہوں نے استعمار پسندوں کے انسانیت سوز مظالم کی مذمت کی اور سرمایہ داروں کی استعمارانہ چالبازیوں کو بے نقاب کیا۔شہنشاہ حبشہ میں انہوں نے اطالوی فاشزم کی دھجیاں اڑائیں۔ اور مغرب کی سرمایہ دار قوموں کی جنگ زرگری کا پول کھولا۔ تمثیلچہ'زوال کینٹن'میں چینیوں پر جاپانیوں کے بہیمانہ مظالم کی خونچکاں داستان بیان کی ان افسانوں اور تمثیلوں پر تحسین و آفریں کے خراج پیش کئے گئے۔ اور اختر کو نئے ادب کے معماروں کی صف میں جگہ دی گئی۔ان ہی دنوں ترقی پسند مصنفین کی جماعت میں سیاسی نقطہ خیال کے ماتحت انتشار پیدا ہوگیا تھا۔ اشتراکی ادیبوں نے کانگریس سے نکل کر انجمن ترقی پسند مصنفین کو ایک اشتراکی ادارہ بنا دیا تھا۔ اور اُس مصنف کو جو اشتراکی نقطہ نظر کی حمایت یا اشاعت نہ کرتا ہوا'اُسے اپنے حلقے سے خارج کردیا تھا۔ اختر کا قصور یہ تھا کہ انہوں نے انسانیت کو ایک ناقابل تقسیم وجود سمجھ کر فلسطین کی تقسیم کے خلاف اور مظلوم عربوں کی ہمدردی میں ایک افسانہ بعنوان''انہیں مُردہ نہ کہو'' لکھ مارا۔اس میں انہوں نے امریکہ اور برطانیہ کے ساتھ اشتراکی روس کی بھی مذمت کی جس نے دنیا کی ایک پس ماندہ قوم کے خلاف سازش میں حصہ لیا تھا۔اس مضمون پر ترقی پسند مصنفین کی انجمن میں بڑا بھونچال آیا۔ ان کی مخالفت ہر چہار طرف سے ہونے لگی انہیں رجعت پسند کا خطاب عطا ہوا۔'بمبئ'میں انجمن کا ایک جلسہ ہوا جس میں باضابطہ طور پر ان کے خلاف نفرت و مذمت کا اظہار کیا گیا۔انجمن کی طرف سے ایک گشتی مراسلہ پٹنہ شاخ کو بھیجا گیا کہ اختر کی مذمت کی جائے۔ان کے اشتراکی دوستوں نے خط لکھے جس میں اس رجعت قہری پر اظہار افسوس کیا گیا۔اختر نے بھی ان دوستوں کو دنداں شکن جواب دیئے۔حبش کے باشندوں اور چین کے رہنے والوں سے ہمدردی ظاہر کرکے وہ جتنے مقبول ہوئے تھے عربوں کی حمایت نے انہیں اس حلقے میں اتنا ہی مردود بنا دیا۔

اس واقعہ کو بیان کرنے کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ اختر کی خُدا شناسی اور ان کی شخصیت کا بڑا مضبوط اور واضح پہلو ہے۔لیکن اس مذہبیت کے باوجود اُن میں تعصب اور تنگ نظری نہیں ہے۔ان میں تحمل اور رواداری ہے۔ وہ اپنے مخالف کو بھی اچھی طرح برداشت کرتے ہیں اور ان سے لطف و اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہیں ان کے دل میں انسانیت کا بھرپور درد موجود ہے۔اور ان کی ترقی پسندی کا یہی راز ہے۔ وہ انسان کے مصائب و آلام تک اس کی رسائی کا ذریعہ مذہب کو سمجھتے ہیں۔ان کے نزدیک انسان کا نصب العین'ماسکو'نہیں۔

عقیدہ کے معاملے میں اختر بہت ہی پختہ انسان ہیں اور جرأت کے ساتھ اس کا اعلان کرتے ہیں۔اس معاملے میں وہ کسی بڑی شخصیت سے مرعوب نہیں ہوتے۔ وہ عقیدہ اور مصلحت میں مفاہمت کے قائل نہیں ہیں۔

ایک مرتبہ پٹنہ یونیورسٹی نے میٹریکولیشن کے لیے اردو کا نصاب مرتب کرنے کے واسطے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔جس میں پٹنہ کالج کے دو سینئر اساتذہ کے علاوہ میں اور اختر اور سنڈیکیٹ کے ایک اردو دان بھی شامل تھے۔مؤخر الذکر ممبر کا اس زمانے میں پٹنہ یونیورسٹی پر بڑا اثر اور اقتدار تھا۔ان کی رائے اکثر معاملات میں حاوی رہتی تھی۔کمیٹی میں مسئلہ زیر غور یہ تھا کہ کتاب کے لیے کس قسم کے مضامین منتخب کیے جائیں رائے صاحب نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک مضمون اس قسم کا ہونا چاہئے جس میں تمام مذہب کے مساوی ہونے کی تعلیم دی گئی ہو۔ تاکہ نوجوان طلبہ میں رواداری کا جذبہ پیدا ہو۔اس ضمن میں انہوں نے ہندی نصاب میں شمولہ اس قسم کے ایک مضمون کا حوالہ دیا جسے خود انہوں نے سپرد قلم کیا تھا۔ابھی ہم لوگ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ کس حکمتِ عملی سے اس تجویز میں ترمیم کی جاوے کہ اختر نے بڑے سلیقہ اور ہوشیاری سے کہا

رائے صاحب اس معاملے میں مجھے اختلاف ہے۔ دین حق کسی مذہب کو بُرا نہیں کہتا۔ وہ ہر مذہب کے ساتھ رواداری کا سبق دیتا ہے۔ بلکہ اس کے رہنماؤں کے احترام و تعظیم کی تاکید کرتا ہے۔لیکن جہاں تک تمام مذاہب کے مساوی ہونے کا سوال ہے ہم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ دین حق سارے مذاہب عالم سے افضل و برتر ہے۔اس لئے میں اس قسم کے مطالب کو شامل کرنے کا حامی نہیں ہوں۔البتہ کوئی ایسا مضمون کتاب میں شامل کیا جانا چاہئے،جو تعصب کی مذمت اور رواداری کی تعریف سے متعلق ہو''۔اختر کی رائے سے سب لوگوں نے اتفاق رائے کیا اور اس طرح تجویز میں ترمیم ہوگئی۔

(از ساغر نو اختر اورینوی نمبر صفحہ 58)

آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا جس میں اعلیٰ حکام اعلیٰ پایہ کے محققین ادیب شاعر پروفیسر دانشور اور شاگرد بھی شامل تھے۔جو مختلف مذاہب کے ماننے والے تھے۔آپ کا اپنے احباب سے خطوط کے ذریعہ مضبوط رابطہ رہتا تھا۔آپ جہاں ان کے جواب طلب امور کا جواب دیتے وہاں ان خطوط میں دعوت الی اللہ بھی کرتے۔کسی بھی نکتہ سے بات شروع ہوتی اس کی شان دین حق کی حق نیت اور صداقت پر ٹوٹتی۔یا کسی مجلس میں کوئی بات ہورہی ہوتی تو موقع اور حالات کی مناسبت سے دین حق کی حقانیت اور کلام پاک کے اکمل اور اعلیٰ شریعت ہونے کو احسن طور پر ثابت کرتے ان کے احباب اختر کے اس وصف سے پوری طرح آگاہ تھے۔آپ کو کئی پیاسی روحوں کی آبیاری کی سعادت حاصل ہوئی ان خصوصیات کے باوجود اختر صاحب کے احباب ان کی علمی ادبی اور دینی قابلیت کے معترف تھے۔

آپ ایک صاحب طرز ادیب تھے ان کے افسانوں کے تین مجموعے تقسیم ہندوستان سے قبل شائع ہوچکے تھے اور ادبی حلقوں میں انہیں خاصی مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوئی۔تقسیم ہندوستان کے بعد آپ پٹنہ میں ہی رہے اس لئے پاکستان کے قارئین اختر اورینوی کے نام اور کام سے خاطر خواہ آگاہ نہ ہوسکے۔ اس کے باوجود پاکستان کے نامور محقق اور تنقید نگار ڈاکٹر عبادت بریلوی نے اپنی کتاب اردو تنقید کا ارتقاء میں اختر اورینوی کی تنقید نگاری کے محاسن کو موضوع بحث بنایا ہے۔

اختر اورینوی کی تنقید نگاری

اختر اورینوی کے تنقیدی مضامین کا پہلا مجموعہ ''کسوٹی'' کے نام سے شائع ہوا ہے۔دوسرا ''تنقید جدید پریس'' میں ہے۔اقبال پر بھی انہوں نے ایک چھوٹی سی کتاب لکھی ہے۔انہیں سے ان کے خیالات کا اندازہ ہوتا ہے۔

وہ ادب و شعر میں ماحول اور وراثت کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ ماحول میں شخصی اور سماجی دونوں کا اس پر اثر ہوتا ہے اور وراثت میں شخصی اور ادبی دونوں کے اثرات نظر آتے ہیں۔ ایک جگہ انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ ادب شاعری پر اجتماعی قماش دماغ کا اثر پڑتا ہے۔کیونکہ فنکار کی نفسی ترکیب اجتماعی رجحانات سے متاثر ہوتی ہے۔ یہ اجتماعی نفسی قماش خانوں ورثہ اور ماحول کے مطابق حال اور ماضی کی ادبی اخلاقی سیاسی واقتصادی خصوصیات سے متاثر ہوتا ہے۔ لہٰذا ادب و شاعری کی پیدائش اور ان کی نوعیت کی تشکیل میں مذکورہ بالا چیزوں کا بڑا دخل ہے۔چنانچہ وہ انہیں باتوں کو سامنے رکھ کر ادب و شعر کا مطالعہ کرتے ہیں۔وہ اگرچہ ادب کو اجتماعی اور سماجی زندگی کی پیداوار سمجھتے ہیں لیکن ادب کے اشتراکی نظریے کے وہ قائل نہیں ہیں۔ان کا میدان اس سے مختلف ہے لیکن ان کے تنقیدی نظریات کے سائنٹفک ہونے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ ان کی بنیادیں عقل وشعور پر استوار ہیں۔

اختر اورینوی صاحب اپنی عملی تنقید سے پہلے ماحول اور وراثت کا جائزہ لیتے ہیں اور اس سلسلے میں ان کی بحث نہایت خیال انگیز ہوتی ہے۔وہ بہت گہرائی میں جانے کی کوشش کرتے ہیں۔پھر ادبی ماحول اور ذہنی ساخت بھی دکھاتے ہیں تہذیب اور کلچر کے اثرات کا تجربہ بھی کرتے ہیں اور پھر فنی خوبیوں کا پتہ لگاتے ہیں مثلاً''غالب کے متعلق ایک جگہ اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ غالب ایک دوراہے پر کھڑا تھا۔اس کے زمانے میں ایک عصر ختم ہورہا تھا اور دوسرا شروع۔غالب دونوں کے درمیان تھا اور ایک نفسی دوبد میں مبتلا'عصر وہی فیضان رجحانات کے ساتھ بدلتی ہوئی فضا کے اشیاء عناصر بھی غالب کی شاعری میں ظاہر ہوتے ہیں۔غرض یہ کہ اس طرح وہ تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتے۔جس کی وجہ سے ان کی تنقید میں تجزیئے کا رنگ پیدا ہوتا ہے۔

(اردو تنقید کا ارتقاء ص 431,413 از ڈاکٹر عبادت بریلوی)

اس کے علاوہ ڈاکٹر اعجاز حسین بٹالوی۔پروفیسر آل احمد سرور نے اختر اورینوی کے فن پر مضامین لکھے ہیں۔پاکستان کے نامور علمی اور ادبی رسالے''نقوش'' کے ایڈیٹر جناب محمد طفیل نے ایک تفصیلی مضمون اختر صاحب کے نام سے شائع کیا اس کے علاوہ نقوش میں آپ کے متعدد مضامین اور افسانے شائع ہوتے رہے ہیں۔

ہندوستان کے مشہور ادبی رسالہ ساغر پٹنہ نے 516 صفحات پر مشتمل اختر اورینوی نمبر جنوری 1965ء میں شائع کیا تھا۔جس میں ان کے فن اور شخصیت پر نہایت بلند پایہ تحقیقی مضامین شامل کئے گئے ہیں۔

تحریک جدید کی اہمیت

حضرت امام جماعت ثانی فرماتے ہیں:۔

''میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی۔میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔میں بالکل خالی الذہن تھا۔اچانک اللہ تعالیٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کردیا۔پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے۔''

(الفضل 2 دسمبر 194ء)

نیز فرمایا:۔

''میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔لفظ میرے ہیں لیکن حکم اس کا ہے۔''

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تبصرہ کتب

میرے والد

مکرم چوہدری جلال الدین صاحب

پبلشر و مصنف: مکرم رشید الدین صاحب
پرنٹر: عرفان افضل پریس لاہور
صفحات: 145
سائز: 17x27/8

حضرت امام جماعت رابع کے ارشاد کہ ہر خاندان کو اپنے بزرگوں کی تاریخ اکٹھا کرنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے کی تعمیل میں مکرم رشید الدین صاحب مربی سلسلہ و سابق ناظم دارالقضاء نے اپنے والد مکرم چوہدری جلال الدین صاحب کے حالات زندگی اکٹھے کئے ہیں اور ان کو کتاب کی صورت میں شائع کیا ہے۔

مکرم رشید الدین صاحب نے اپنے والد گرامی کے حالات زندگی کے ساتھ ساتھ اپنے خاندان کا تعارف بھی کرایا ہے جس میں خاندانی پس منظر، محترم دادا چوہدری الہ بخش صاحب اور دیگر افراد خاندان کا تعارف شامل ہے۔

محترم جلال الدین صاحب چک نمبر 37 جنوبی ضلع سرگودھا میں 1905ء میں پیدا ہوئے۔ آپ اپنے والدین کے پہلے فرزند تھے۔ آپ نے 36 جنوبی لوئر مڈل ورنیکولر سکول میں چھٹی جماعت تک تعلیم حاصل کی اور مزید تعلیم کے لئے بھاگٹانوالہ ہائی سکول میں داخلہ لیا۔ اوائل عمر میں آپ کی شادی اپنے گاؤں میں مکرم چوہدری کرم داد بھٹی صاحب کی دختر محترمہ رحمت بی بی صاحبہ سے ہوگئی۔ محترم چوہدری ککو خان صاحب کے ذریعہ انہوں نے 1919ء میں احمدیت قبول کی۔ آپ کو جماعتی خدمات میں بہت شغف تھا۔ آپ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ آپ ایک کامیاب زندگی گزارنے کے بعد فروری 1981ء کو وفات پا گئے۔

زیر تبصرہ کتاب میں مؤلف نے خوبصورت انداز سے ان کے حالات قلمبند کئے ہیں۔ جن کو واقعات کے رنگ سے بھی رنگین کیا گیا ہے۔ واقعات دعوت الی اللہ، مہمان نوازی، خاندان بانی سلسلہ سے محبت، بچوں کی تربیت، قبولیت دعا، تائید الٰہی، ہمدردی خلق، تیمارداری اور خدمت خلق وغیرہ موضوعات پر مشتمل ہیں۔ آپ نے اپنے بچوں کی تربیت بہت احسن انداز میں کی، آپ اپنے بیٹے (رشید الدین صاحب مؤلف ہذا) کی زندگی وقف کرنے کے سلسلے میں بہت دلچسپی ظاہر کرتے تھے۔

مکرم جلال الدین صاحب کی وفات پر اندرون و بیرون ملک سے تعزیت نامے موصول ہوئے، ان میں سے کچھ بزرگان کے خطوط اس کتاب کے آخر پر شامل کئے گئے ہیں۔ کتاب کے مؤلف نے احباب سے یہ گزارش بھی کی ہے کہ اگر کسی دوست کو کوئی قابل ذکر واقعہ یاد ہو تو تحریر فرما دیں تا کہ آئندہ شامل کیا جا سکے۔

مکرم جلال الدین صاحب کا شجرہ نسب بھی اس کتاب کی زینت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی اولاد میں بہت برکت عطا فرمائی ہے۔ ان کے ایک پوتے مکرم سلیم الدین صاحب مربی سلسلہ آجکل نائب ناظر امور عامہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس سوانح حیات کے مطالعہ سے احباب جماعت خاص طور پر نوجوان نسل اپنے ایمانوں میں اضافہ کر سکتی ہے۔ واقعاتی رنگ میں شائع کی گئی اس کتاب کا مطالعہ فائدہ مند ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو مزید برکتیں عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

(ایف۔ شمس)

(بقیہ صفحہ 3)

سے بالکل ختم کر دیا۔ آپؐ کبھی پسند نہ فرماتے کہ خود تو بیٹھے رہیں اور دوسرے کام کرتے رہیں چنانچہ مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر میں صحابہؓ کے ساتھ مزدور کے طور پر شانہ بشانہ کام کرتے رہے۔ اسی طرح جنگ خندق کے موقع پر بھی صحابہؓ کے ساتھ مل کر کام کیا۔ جنگ بدر میں صحابہ کرامؓ کے پاس ستر اونٹ تھے جن پر تین تین چار چار آدمی باری باری سوار ہوتے تھے۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت علیؓ اور حضرت مرثد غنویؓ ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے۔

(سیرت ابن ہشام ص 342)

اسی طرح حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ گھر میں عام انسانوں کی طرح رہتے تھے اپنے کپڑے خود صاف کیا کرتے تھے۔ دودھ دوہ لیا کرتے تھے اور اپنے کام خود کیا کرتے تھے (شمائل الترمذی) اسی طرح حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ مریضوں کی عیادت کو جاتے تھے، جنازوں میں شرکت فرماتے تھے اور گدھے کی سواری میں بھی عار محسوس نہ کرتے تھے اور اگر کوئی غلام بھی آپ کو بلاتا اس کا جواب دیتے تھے اور جب بنی قریظہ کی طرف تشریف لے گئے تو ایک گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کی چھال کی بنی ہوئی تھی اور اس کی زین بھی کھجور کی چھال کی تھی۔ (شمائل الترمذی)

غرض آنحضرت ﷺ نے مساوات کا اپنے عمل سے ایک عالمگیر درس دیا۔ خدا تعالیٰ نے جو آپ کو مقام و مرتبہ عطا کیا تھا اس کو بیان کرتے مگر ساتھ ہی ''لافخر'' بھی کہتے یعنی اس بات میں کوئی فخر نہیں بلکہ یہ جو بیان کیا جا رہا ہے تحدیث نعمت کے طور پر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اپنی تعریف کرنے میں بے جا غلو سے منع فرمایا اور فرمایا کہ میری تعریف میں اس طرح غلو سے کام نہ لو جس طرح کا غلو عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ (کو خدا کا بیٹا قرار دے کر) کیا ہے بلکہ میں تو صرف اللہ کا ایک بندہ ہوں پس تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔''

(شمائل الترمذی باب ماجاء فی تواضع رسول اللہ ﷺ)

آنحضرت ﷺ زندگی کے آخری سانس تک اپنی انکساری کی طرز پر قائم رہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ خدا کی قسم آپ کی وفات ایک عام سے موٹے تہ بند میں جو یمن میں تیار کیا جاتا ہے اور اس کمبل میں جسے ''ملبدۃ'' کہا جاتا ہے ان دو کپڑوں میں ہوئی۔''

(صحیح مسلم کتاب اللباس والزینۃ باب التواضع فی اللباس)

محمد اقبال قمر صاحب

مکرم لطیف احمد گھمن صاحب کا ذکر خیر

مکرم لطیف احمد گھمن صاحب مرحوم ایک درویش منش پُرخلوص، بے غرض، بے لوث، ہمدرد، سچے اور کھرے انسان تھے۔ خوش شکل، چہرہ پر شگفتگی۔ طبیعت میں مستقل مزاجی نمایاں تھی۔ آپ صفائی پسند تھے۔ آپ کے مزاج میں انکساری کا پہلو بھی نمایاں تھا۔ ہم جب بھی آپ سے ملنے جاتے اٹھ کر ملتے۔ بات کو توجہ سے سنتے۔ خیریت دریافت کرتے۔ خدمت خلق کا بھی آپ کے اندر بہت جذبہ تھا۔ جو کوئی آپ کے پاس کسی کام کی غرض سے آتا۔ آپ کوشش کر کے اس کا کام کرتے۔ جماعت کے ہر شخص کو اپنا عزیز سمجھتے تھے۔ سب کے ساتھ شفقت سے پیش آتے تھے۔

لطیف صاحب باوجودیکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ تھے۔ اعلیٰ عہدے پر فائز تھے۔ نہ کبھی جتلایا اور نہ ہی اس پر فخر کیا۔ جماعت کے لئے آپ کے دل میں بہت غیرت تھی۔ آپ جماعتی خدمات بڑے شوق اور انہماک سے بجالاتے تھے۔ خاموش خدمت کرنے والے تھے۔ بیت گلبرگ لاہور کے لئے چندہ کی مہم شروع ہوئی تو ساتھیوں کے ساتھ رات گئے تک دوستوں کے دروازے کھٹکھٹاتے اور بیت کے لئے چندہ جمع کرنے میں بڑا فعال کردار ادا کیا اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔

مکرم گھمن صاحب کو گلبرگ لاہور میں ایک لمبا عرصہ مختلف اہم پہلوؤں سے خدمت سلسلہ کی توفیق ملی اور ہر ذمہ داری کو احسن انداز میں نبھایا۔ آپ کو کبھی شکوہ شکایت کی عادت نہ تھی۔ ہر مشکل وقت میں صبر اور دعا سے کام لیا۔

امامت کی اطاعت حد درجہ تھی۔ تین ائمہ احمدیت کا روشن دور دیکھا۔ ایم ٹی اے کے پروگرام بڑے شوق سے دیکھتے تھے۔

انہوں نے ہمیشہ نظام جماعت کی پابندی کو اپنا فرض جانا۔ تمام جماعتی پروگراموں میں شمولیت کو لازمی قرار دیتے اور ہمیں بھی تاکید کرتے کہ پابندی کریں۔ نہ صرف عبادت کی بلکہ کوشش کی کہ ساتھی اور دوست بھی باجماعت ادا کریں۔ اس کے لئے انہوں نے بڑا پیارا انداز اپنایا۔ یعنی فجر سے قبل دوستوں کو ٹیلی فون کرتے اور اس کے نتیجہ میں بیت الذکر کی آبادی بڑھنے لگی اور یہ امر ان کی خوشی کا باعث ہوتا۔ چندوں کی ادائیگی پابندی سے کرتے خود جا کر چندہ ادا کرتے۔

ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی خدمات پر حسنات دارین عطا فرمائے۔ اللہ کرے جماعت احمدیہ عالمگیر کو ایسے مخلص اور امین کارکنان ہمیشہ میسر رہیں۔

گھمن صاحب کو اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا بھی خاص فکر رہتا تھا۔ بچوں کے ساتھ دوستانہ ماحول تھا۔ آپ کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ سب کا جماعت کے ساتھ پختہ تعلق ہے۔

پاگل پن

ٹیوبرکولینم

''ایک اور بات یاد رکھنی چاہئے کہ سل اور آتشک (Syphilis) دونوں کے مریض بیماری بڑھنے پر پاگل بھی ہو جاتے ہیں مگر دونوں کے پاگل پن میں فرق ہوتا ہے۔ سل کے مریض عموماً سر میں شدید درد کے دوروں اور سینے کے اندرونی زخموں کی تاب نہ لا کر پاگل ہو جاتے ہیں۔ سفلس کے مریض کا سارا جسم زخموں اور ناسوروں سے بھر جاتا ہے جو ہڈیاں بھی گلا دیتے ہیں۔ ناک کی ہڈی گل کر بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ یہ مرض براہ راست دماغ پر بھی حملہ آور ہوتا ہے اور مریض کو مکمل طور پر پاگل کر دیتا ہے۔ سل کے پاگل میں تشدد کا رجحان پایا جاتا ہے۔ بعض دفعہ خاموش بھی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ نحیف و نزار عورتیں جنہیں سل اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتی ہے پاگل ہو جائیں تو ان کے جسم میں بہت زیادہ طاقت آ جاتی ہے۔ دماغ میں جوش پیدا ہو جاتا ہے اور وہ تشدد پر اتر آتی ہیں۔ حالانکہ عام حالات میں وہ بالکل خاموش طبع ہوتی ہیں۔ اگر ٹیوبرکولینم اونچی طاقت میں دی جائے تو یہ ایسے مریضوں کو پاگل پن سے بچا سکتی ہے۔''

(صفحہ: 798)

(ماخوذ)

جلدی بیماریاں اور ان کا مختصر فوری علاج

علامات	بیماری	وجوہات	علاج
جلد پر باریک سرخ یا گلابی لائن بننا اور سرخی مائل چھالے نمودار ہونا	الرجی (Allergy)	اکثر پودوں سے الرجی کی صورت میں یہ علامات ظاہر ہوتی ہیں	متاثرہ جگہ صاف پانی سے دھوئیں۔ دن میں ایک بار ٹھنڈے پانی سے ٹکور کریں۔متاثرہ جگہ دن میں دوبار بلسکال یا کیلاڈرل لوشن لگائیں۔
جلد پر کسی ایک مقام پر ایک بڑا چھالہ یا چھوٹے چھوٹے کئی چھالے نمودار ہونا، شدید درد، خارش، چھالوں میں پیپ بھرنا،عموماً سر، سینے یا کمر پر نکلتے ہیں	شنگلز (Shingles)	چکن پاکس پیدا کرنے والا وائرس جسم کے اندر نسوں کے Gangua میں خاموشی سے کافی عرصہ گزارتا ہے۔تقریباً 50 سال کی عمر کے بعد اچانک دوبارہ علامات ظاہر کرتا ہے۔ چکن پاکس کا شکار ہونے والے تقریباً 20 فیصد مریض شنگلز کا شکار ہو جاتے ہیں۔	ڈاکٹر کے مشورے سے اینٹی وائرل دوالیں۔ جس سے مرض جلدی ٹھیک ہونے میں مدد ملے گی۔مرض کے پہلے تین دن میں فوری ڈاکٹر سے رابطہ کریں کیونکہ مریض کو کھانے کے لئے سٹیرائیڈ دوا دی جانی ضروری ہے البتہ جلد پر احتیاط کے لئے جلد کو دن میں تین سے چار بار صابن سے دھو کر خشک کریں اور زوویرکس یا وائرومرز لگائیں۔
منہ کے اندر زخم، چھالے بننا بظاہر سفیدی مائل نظر آنا، کھانے میں دشواری	کینکر صور (Canker Sore)	پریشانی، ذہنی دباؤ، تیز مرچ مصالحہ کی غذا، بہت گرم کھانا، پیٹ کی خرابی، برسات کا موسم	لیکوئیڈ اینٹ ایسڈ مثلاً ایلوکین،سٹروسوڈا وغیرہ ایک بڑا چمچ منہ میں ڈالیں اور کلی کریں تا کہ تمام منہ میں دوا لگ جائے پھر اسے پھینک دیں۔ چھالوں پر بونجیلا یا ڈیکٹارن اورل جل وغیرہ لگائیں۔لگاتار سات دن یہی علاج جاری رکھیں۔
سرخ خشک پھٹے ہوئے حصے جلد پر جگہ جگہ نمودار ہونا، خصوصاً بازو ٹانگوں، پیٹ پر، بعض افراد میں صرف بغلوں اور گھٹنے کے اندرونی حصے پر نمودار ہوتے ہیں۔ خارش، آبلے پڑنا، دانے دائرے کی صورت میں نکلنا، آگے چل کر ان میں سے سفید پانی کا رسنا، مرض ایک سے دوسرے کو لگ سکتا ہے۔	چھاجن Eczema	موروثی، الرجی خشکی کا حد سے بڑھ جانا	روزانہ نہانے کے فوراً بعد جب جسم پورا خشک نہ ہوا ہو متاثرہ جگہ پر کیلامن اور زنک آکسائیڈ کا لوشن ملیں۔خشک جلد پر بیٹامیتھازون کریم یا فیوزیڈک کریم کا استعمال کریں۔عرصہ دراز سے موجود ایگزیما کے لئے بیٹامیتھازون + سیلی سلک ایسڈ کے مکسچر کا لوشن یا کریم دن میں کم از کم دو بار لگائیں۔نہاتے وقت آئل ایٹم شاور جل کا استعمال کریں اور کچھ دیر جسم پر جل لگی رہنے دیں
آنکھ کے اوپری حصے یا پپوٹے پر جامنی یا نیلا پن	بلیک آئی (Black Eye)	چوٹ لگنا	ٹھنڈے پانی میں تولیہ یا روئی بھگو کر آنکھ پر رکھیں۔تقریباً دس سے پندرہ منٹ رہنے دیں۔ دن میں 2 سے 3 بار دہرائیں۔ درد دور کرنے کے لئے ایسٹ ایمانوفن لیں۔اسپرین مت لیں۔
جلد پر چھالا نمودار ہونا، اردگرد کی جگہ کی سوزش درد محسوس ہونا	Boil, Hair Follicle Infection	جلد پر موجود بالوں کی جڑ میں بیکٹیریا سے انفیکشن ہو جانا	دن میں تین بار گرم پانی میں صاف تولیہ یا کپڑا بھگو کر چھالے پر تقریباً پندرہ منٹ لگا رہنے دیں۔ دو تین دن میں چھالے میں سے پانی نکل جائے گا۔ پھر اس پر پولی فکس لگائیں۔متاثرہ جگہ کو چھیلیں مت ورنہ نشان پڑ جائے گا۔
سرخ، ابھرا ہوا، نمایاں دانہ، جس میں خارش محسوس ہو	کیڑے کا کاٹا Insect Bite	کیڑے، مچھر وغیرہ کے کاٹنے سے سرخ دانہ بن جاتا ہے۔ شدید خارش محسوس ہوتی ہے کبھی کبھار شہد کی مکھی کے کاٹنے سے بھی صرف دانہ بنتا ہے۔	اگر کیڑے کا ڈنگ نظر آئے تو صاف روئی وغیرہ کی مدد سے نکال دیں۔متاثرہ جگہ پر برف رکھیں اور دبائیں۔مریض کو فوری برنال، کیوٹن لگائیں۔تمام جسم پر خارش ہونے پر یا سرخی نمودار ہونے پر ڈاکٹر سے رجوع کریں تا کہ بروقت اینٹی الرجی دوا یا انجکشن دیا جا سکے۔
آبلہ یا چھالہ بننا، گاڑھے رنگ کا ابھرا ہوا حصہ جس میں پیپ یا پانی بھرا ہو	Blister	خون یا سیرم ایک جگہ اکٹھا ہونے سے جلد کی دو تہیں ایک دوسرے سے الگ ہو جاتی ہیں اور درمیانی جگہ پر آبلہ بن جاتا ہے۔	سوئی کو گرم اور صاف کریں اور قدرے ٹھنڈا ہونے پر چھالہ کی جلد کو پھاڑ دیں۔ بڑا ہونے کی صورت میں دو یا تین جگہ سے سوراخ لگالیں۔ بہتر ہے کہ صاف بند سرنج کی سوئی استعمال کریں۔ پانی نکلنے دیں جبکہ جلد کو اسی طرح رہنے دیں۔ پانی بہہ جانے کے بعد جلد پر ساکیٹرن کریم، پولی فیکس یا بیٹنو ویٹ کریم لگائیں تا کہ جلد کی اوپر کی تہہ دوبارہ جڑ جائے۔
چہرے کے کچھ حصے معمول سے زیادہ چمکدار نظر آنا، چھائیاں پڑنا	Excess Oil Freckles	جلد کے نچلی تہہ پر موجود سیبی شیز گلینڈ کی زیادہ رطوبت خارج کرنا ہارمون کی خرابی، حمل کے دوران یا فوری بعد	سیلی سلک ایسڈ سوپ سے چہرہ دھوئیں۔ چہرہ خشک رکھیں۔ ملتانی مٹی ہفتے میں دو تین مرتبہ چہرے پر لگائیں۔ کیوٹانی کریم، ڈرماکلن، ڈرموپاک، ڈرموکون، کلیر یڈرم دن میں دو بار دو سے تین ماہ لگائیں۔
جھریاں پڑنا	Wrinkles	بڑھتی عمر کے ساتھ جلد کا ڈھیلا پڑنا ہارمون کی خرابی غذا کی خرابی دھوپ کی زیادتی	ریٹی نوالے کریم، ریٹی نائیڈ، الفاہیڈروکسی پیل کا استعمال کریں۔
سرخ نشان، کھردرے مختلف سائز اور شکل، خارش ہونا، چھلکا سلور یا گرے نظر آنا، چھلکا اترنے پر نچلا حصہ سلور چمکدار نشان کی طرح نظر آنا، جلد یا سر پر نمودار ہونا۔	چنبل Psoriasis	قدیم مرض، جسم کے کئی حصوں پر نمودار ہوتا ہے۔ چھوت کی بیماری نہیں	دانے کو کھرچیں مت، جلد پر اینٹی صورالیز لوشن لگالیں۔ مثلاً بونالفا، سی انیل، فونگیٹار، ڈوونکس وغیرہ۔
ابھرے، موٹے سپاٹ، عموماً چھوٹے سائز کے	موکے Warts	ہیومن پیپی لوماوائرس کی وجہ سے نمودار ہوتے ہیں۔	اینٹی وارٹ لوشن مثلاً ڈیوفلم دن میں دو بار برش سے لگائیں۔ سات سے دس دن لگائیں پھر بیٹنو ویٹ کریم لگائیں۔

(خبریں سنڈے میگزین 22 مئی 2005ء)

طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جسے یہ فخر حاصل ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے لیکن ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد ہیں جو اپنے بچوں کو غربت کی وجہ سے تعلیم کے زیور سے آراستہ نہیں کر پاتے اور مالی اعانت کے مستحق ہیں۔ ایسے نادار، مستحق اور غریب طلبہ کے لئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں ایک شعبہ امداد طلبہ قائم ہے جو مشروط بآمد ہے اور کلیتہً مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیہ جات اور مالی معاونت سے چل رہا ہے اور یہ شعبہ مندرجہ ذیل Levels پر طلباء وطالبات کی تعلیمی امداد کرتا ہے۔

1۔سالانہ داخلہ جات 2۔ماہوار ٹیوشن فیس 3۔درسی کتب کی فراہمی 4۔فوٹو کاپی مقالہ جات کیلئے رقوم 5۔دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں اوسطاً سالانہ فیس کی شرح فی طالب علم درج ذیل ہے۔

1۔ پرائمری سیکنڈری پرائیویٹ ادارہ جات 2ہزار تا 6 ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 300 تا 600 روپے

2۔کالج پرائیویٹ ادارہ جات 6ہزار تا 12ہزار روپے حکومتی ادارہ جات 2400 روپے

3۔بی ایس سی، ایم ایس سی و پیشہ ور ادارہ جات 50ہزار تا ایک لاکھ روپے حکومتی ادارہ جات 10ہزار تا 30ہزار روپے اسی طرح شعبہ امداد طلبہ سینکڑوں طلباء وطالبات کی مدد کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں نیز اپنے حلقہ احباب کو بھی موثر رنگ میں تحریک فرمائیں کہ دل کھول کر رقوم بھجوائیں تا کوئی طالب علم تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہ سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بہت زیادہ برکت عطا فرمائے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلباء نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد امداد طلبہ میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلباء۔ نظارت تعلیم)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

بازیافتہ چابیاں

دارالنصر غربی کالج روڈ سے موٹر سائیکل کی دو عدد چابیاں ملی ہیں جن صاحب کی ہوں وہ مکرم شفیق احمد صاحب دفتر الفضل سے رابطہ کریں۔

ملکی اخبارات سے خبریں

مقامی حکومتوں کے انتخابات کا پہلا مرحلہ

ملک بھر میں مقامی حکومتوں کے انتخابات کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا۔ چاروں صوبوں کے 53 اضلاع کیلئے پولنگ ہوئی جن میں پنجاب کے 17 اضلاع شامل ہیں پولنگ صبح 8 بجے سے شام 5 بجے تک وقفہ کے بغیر ہوتی رہی۔ پوش علاقوں میں ووٹنگ کی شرح کم اور پسماندہ علاقوں میں زیادہ رہی۔

درجنوں پولنگ سٹیشنوں پر فائرنگ 11 ہلاک

بلدیاتی انتخابات کے موقع پر پنجاب سمیت ملک بھر میں کئی پولنگ سٹیشنوں پر فائرنگ اور لڑائی جھگڑے کے واقعات ہوئے جن میں 11۔افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ بعض ملزم گرفتار کر لئے گئے۔ جھگڑوں کی وجہ سے کئی مقامات پر پولنگ روکنی پڑی۔

وزیر کی مداخلت پر قانونی کارروائی کی جائیگی

چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ر) عبدالحمید ڈوگر نے کہا ہے کہ ملک بھر سے کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی کہ کہیں پر بھی کسی وفاقی یا صوبائی وزیر نے کسی پولنگ سٹیشن کا دورہ کیا ہو یا کسی پولنگ سٹیشن پر مداخلت کی ہو۔ تاہم اگر ہمیں کوئی ایسی اطلاع ملی کہ کسی بھی پولنگ سٹیشن پر کسی وفاقی یا صوبائی وزیر نے مداخلت کی ہے تو پھر ہم اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرینگے۔

بلدیاتی الیکشن انتہائی صاف وشفاف

ہوئے وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ بلدیاتی الیکشن کے پہلے مرحلہ میں 53 اضلاع میں انتخابات انتہائی صاف شفاف اور پر امن ماحول میں منعقد ہوئے ہیں۔ پورے ملک میں کوئی بڑا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ پہلے مرحلہ میں ہونے والے انتخابی عمل سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ مقامی حکومتوں کے انتخابات سے ملک میں جمہوری عمل مزید مستحکم اور صاف ستھرے انتخابات سے دنیا میں بھی پاکستان کا امیج بہتر ہوگا۔

غزہ سے یہودی آبادکاروں کا انخلاء

غزہ کی یہودی بستیوں سے آبادکاروں کو نکالنے کیلئے اسرائیلی فورسز نے آپریشن دوسرے دن بھی جاری رکھا اور اس طرح یہ عمل 60 فیصد مکمل ہو گیا ہے اسرائیلی فوج نے چار ہزار یہودی آبادکاروں کو زبردستی نکال دیا۔ اسرائیلی حکام کے مطابق بستیاں مسمار کرنے میں مزید چھ دن لگ سکتے ہیں۔

پہلی مرتبہ غربت اور بیروزگاری میں کمی

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ غربت اور بیروزگاری میں کمی ہوئی ہے۔ ہم اقتصادی ترقی کے ثمرات عوام تک پہنچانے اور افراط زر کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پانی، بجلی اور دیگر بنیادی منصوبوں پر میں خود توجہ دے رہا ہوں۔ تین سال میں سرکاری ملازمین کی 60 فیصد تک تنخواہ بڑھا دی گئی۔ سندھ میں تبدیلی کی ہوا چل چکی ہے جس سے پیپلز پارٹی سب سے زیادہ متاثر ہوئی ہے۔

عالمی بینک پاکستان کو 2۔ارب ڈالر دے

گا عالمی بینک پاکستان کی سڑکوں کی مرمت و بحالی، ریلوے نظام کی بہتری اور بندرگاہوں پر سہولیات کے معیار کو بہتر بنانے کیلئے 2۔ارب ڈالر فراہم کرے گا۔ جبکہ وزیر اعظم نے اس حوالے سے منصوبوں کی تشکیل اور موثر لاجسٹک نیٹ ورک کیلئے منصوبہ بندی کمیشن کو رابطہ سیل قائم کرنے کی ہدایت کی ہے۔

افغانستان میں بم دھماکے اور ہلاکتیں

افغانستان کے صوبہ نورستان میں طالبان نے پانچ افغان فوجیوں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ قندھار بم دھماکے میں ایک پولیس اہلکار ہلاک ہو گیا۔ ضلع کندیش میں سیکیورٹی فورسز کی چیک پوسٹ کو طالبان نے دھماکہ سے اڑا دیا۔

نئے نمائندے پہلے سے زیادہ بااختیار

ہونگے گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ اب کی بار جیت کر آنے والے بلدیاتی نمائندے پہلے سے زیادہ بااختیار ہونگے عوام کے مسائل کے حل کیلئے حکومت نے ان اداروں کو زیادہ سے زیادہ بااختیار کرنے کے علاوہ نچلی سطح کے مسائل ان نمائندوں کی وساطت سے حل کرانے پر عمل کیا ہے۔

روس اور چین کی مشترکہ مشقوں کا آغاز

روس اور چین کی بحری، بری اور فضائی افواج نے پہلی مرتبہ بڑے پیمانے پر مشترکہ فوجی مشقیں شروع کر دی ہیں یہ مشترکہ فوجی مشقیں روس کے مشرقی ساحل والدی وسٹک میں ہو رہی ہیں جن میں دونوں ملکوں کے فوجی ماہرین باہمی مشورے سے تقریباً دس ہزار فوجیوں کی قیادت کر رہے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔اگست 2005ء	
طلوع فجر	4:06
طلوع آفتاب	5:33
زوال آفتاب	12:12
غروب آفتاب	6:50

بحری جہاز ڈوبنے سے 100 ہلاک

کولمبیا کے قریب ایکواڈور کا بحری جہاز ڈوبنے سے 100 سے زائد افراد ہلاک ہو گئے جبکہ دو عورتوں سمیت 9۔افراد کو بچا لیا گیا کولمبیا کی بحریہ کے حکام کے مطابق جہاز اونچی سمندری لہروں کے باعث الٹا۔

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:04524-212434,Fax:213966

چاندی میں اے للہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

پریمیئر ایکسچینج کمپنی (بی) پرائیویٹ لمیٹڈ
ڈالر، سٹرلنگ پاؤنڈ، یورو، کینیڈین ڈالر و دیگر
فارن کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
یوٹا مارکیٹ نزد نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ (دکان گلی کے اندر ہے)
فون: 04524-212974-215068

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات خریدنے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
جدید فینسی، مدراسی، اٹالین سنگاپوری ورائٹی دستیاب ہے
انٹرنیشنل معیار کے مطابق زیورات بغیر ٹانکے کے تیار کئے جاتے ہیں
گولبازار ربوہ فون: 04524-213160

C.P.L29-FD

خوشخبری
اب کراچی میں ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ کی مفید مجرب ادویات آپ کو مل سکتی ہیں
عطاء الرحمٰن F 64/1 مارٹن کوارٹر
ایڈریس: نزد بیت الحمد مارٹن روڈ (جمشید روڈ) کراچی
فون 021-4122323